بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۳۱ اخاء ۱۳۴۶ ہش ۲۶ رجب ۱۳۸۷ھ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۴۴

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۳۰ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالے کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

-• مکرم اقبال احمد صاحب شاہد مورخہ ۳۱ اکتوبر (بروز منگل) کی صبح کو بذریعہ جناب ایکسپریس اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سیرالیون تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب وقت مقررہ پر سٹیشن پر تشریف لا کر انہیں الوداع کہیں۔

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

انصار اللہ کا بارھواں سالانہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

انصار سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز اختتامی خطاب

انابت الی اللہ اور روحانی کیف و سرور کی خاص کیفیت

ربوہ ۳۰ اکتوبر۔ انصار اللہ کا گیارھواں سالانہ اجتماع انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول اور روحانیت سے معمور فضا میں دعاؤں اور ذکر الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ تین دن جاری رہنے کے بعد کل نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ اس میں شامل ہونے والے خوش نصیب انصار و خدام کے لئے غیر معمولی ازدیاد ایمان اور ازدیاد عرفان کا باعث بنا۔ انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے کے افتتاحی اور اختتامی خطابات سے فیض یاب ہونے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ اور وہ ان بابرکت ایام کی مقدس گھڑیوں کو اجتماعی ذکر الٰہی اور خصوصی دعاؤں میں بسر کرنے اور اس کے نتیجہ میں روحانی نعمتوں سے مالا مال ہونے کے بعد دلوں میں خدمت اسلام کا ایک نیا جوش اور نیا ولولہ لے کر کامیاب و کامران اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

بکثرت ذکر الٰہی

پنجگانہ باجماعت نمازوں اور بالالتزام نماز تہجد اور اس میں خصوصی دعاؤں کے علاوہ اجتماع کے مجموعی طور پر آٹھ اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں قرآن مجید، احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرمعارف درسوں کے علاوہ متعدد صحابہ کرام نے "ذکر حبیب" کے رنگ میں ایمان افروز روایات بیان کیں۔ نیز علمائے سلسلہ نے اہم علمی اور ادبی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر کیں۔ مجلس شوریٰ میں اہم تنظیمی امور پر غور اس پر مستزاد تھا۔ الغرض دن اور رات بکثرت ذکر الٰہی بلند ہوا۔ اور اس کی پاک تاثیرات سے بیک ہزار دل احباب مستفیض ہوئے۔

مورخہ ۲۹ اکتوبر کی صبح کے اجلاس میں جو کہ نماز فجر کے بعد منعقد ہوا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز بھی غیر متوقع طور پر تشریف لے آئے۔ جس پر حاضرین میں خوشی اور مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ حضور نے کچھ عرصہ تشریف فرما ہونے کے بعد جملہ انصار کو معانقہ کا شرف بھی بخشا اور پھر واپس تشریف لے گئے۔

انابت الی اللہ اور روحانی کیف و سرور کی خاص کیفیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی اختتامی تقریر اپنے اثر و جذب کے لحاظ سے ایک خاص شان کی حامل تھی۔ یوں تو اجتماع کے تینوں دن انابت الی اللہ اور روحانی کیف و سرور کی ایک خاص کیفیت اس میں شامل ہونے والے خوش قسمت احباب محسوس کرتے رہے۔ مگر حضور کی اختتامی تقریر اور دعا کے وقت تو یہ کیفیت اپنے عروج پر پہنچی ہوئی تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے دلوں کی کثافتیں خود بخود دھل رہی ہیں۔ اور روحیں آستانہ الوہیت پر پانی بن کر بہہ رہی ہیں۔ قلوب میں ایک نئی روشنی پیدا ہو رہی تھی اور ایمانوں کو جلا مل رہی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ الفاظ اس حالت اور کیفیت کو صحیح طور پر بیان ہی نہیں کر سکتے جو اس وقت ہر مخلص احمدی محسوس کر رہا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی بصیرت افروز تقریر

حضور ایدہ اللہ تعالے نے اپنی بصیرت افروز اختتامی تقریر میں جو کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہی احباب جماعت کو بالعموم اور انصار اللہ کو بالخصوص ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس ضمن میں حضور نے خاص طور پر یہ تحریک فرمائی کہ مرکز سلسلہ سے شائع ہونے والے اخبارات و رسائل ہر احمدی کے زیر مطالعہ رہنے چاہئیں اور کثرت کے ساتھ جماعت میں پڑھے اور سنائے جانے چاہئیں تاکہ ساری جماعت کو سلسلہ کی ضروری تحریکات کا علم ہو سکے۔ اور احباب کو احساس ہو کہ اللہ تعالے ہم پر کتنے بے پایاں فضل نازل کر رہا ہے۔ اور اس احساس کے نتیجہ میں ان کے قلوب اپنے رب کی حمد و ثنا سے ایسے رنگ میں معمور ہو جائیں کہ وہ اس کے فضلوں کو پہلے سے زیادہ جذب کر سکیں۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق پائیں۔

حضور نے فرمایا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے انصار اللہ کی تنظیم اس لئے قائم فرمائی تھی تاکہ یہ جماعت کو بیدار رکھ سکے۔ اس غرض کو سو فیصدی پورا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمام مجالس انصار اللہ کے نمائندے اپنے سالانہ اجتماع میں شامل ہوا کریں اور احباب کثرت کے ساتھ بار بار اپنے مرکز میں آئیں اور مرکز سے اور خلافت سے پختہ تعلق رکھیں۔

حضور نے فرمایا وقف عارضی کی تحریک بھی جماعت میں بیداری پیدا کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ انصار اللہ کو اس میں حصہ لینے کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ بلکہ انصار اللہ کے ہر رکن کو روزانہ کچھ نہ کچھ وقت ضروری جماعتی کاموں کے لئے اور قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے کے لئے وقف کرنا چاہیئے۔ قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ کرنا اپنی اور اپنی اولاد کی تربیت کے لئے بہت ضروری ہے۔ یہ بڑی ہی برکتوں والی کتاب ہے۔ اس میں خیر ہی خیر ہے۔ ہر قسم کی تمام بھلائیاں اسی سے وابستہ ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۷ء

ہستی باری تعالیٰ کے فلسفیانہ دلائل

(۴)

اس زمانہ کی ذہنیت جیسا کہ ہم نے کہا ہے اس امر کی متقاضی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایسا ثبوت دیا جاوے۔ جس سے زمانے کے دانشوروں پر آئینہ ہوجائے کہ اس پرحکمت کارخانۂ کائنات کا کوئی خالق اور چلانے والا نہ صرف "ہونا چاہیئے" بلکہ یہ کہ واقعی ایسا وجود "ہے" کیونکہ کسی چیز کے محض ہونا چاہیئے کا علم وہ یقین پیدا نہیں کرتا۔ جس سے انسان میں قوت عمل متحرک ہوتی ہے۔ قوت عمل اسی وقت متحرک ہوتی ہے۔ جب اس عمل کے نتیجے پورا الیقین ہو۔ اگر ہم کو یقین ہو کہ فلاں کام ہم کرلیں گے۔ تو اس وقت ہم عمل پر آمادہ ہوتے ہیں۔ مثلاً جب ہم بائیسکل پر سوار ہوتے ہیں تو ہم کو پورا یقین ہوتا ہے کہ ہم سوار ہوسکتے ہیں۔۔ ایسا یقین حق الیقین کے درجہ پر ہونا چاہیئے اگر ہم کبھی بائیسکل پر نہ چڑھے ہوں اور دوسروں کو چڑھتا دیکھتے ہوں اور یقین رکھتے ہوں کہ ہم مشق کرکے چڑھ سکتے ہیں۔ تو یہ یقین حق الیقین کے درجہ کا نہیں ہوتا بلکہ عین الیقین کے درجہ کا ہوتا ہے۔ حق الیقین اسی وقت پیدا ہوتا۔ جب ہم مشق کرکے خود چڑھنا سیکھ لیں۔ اس سے واضح ہے کہ کسی عمل کے باحسن طریق وقوع میں آنے کے لئے حق الیقین کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ عین الیقین ہم کو صرف ایسے ابتدائی عمل پر آمادہ کرسکتا ہے۔ جس سے حق الیقین کے درجہ تک ہم پہنچ سکتے ہیں۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے وجود پر فلسفیانہ دلائل بے شک بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہماری حق الیقین کی طرف راہ نمائی کرتے ہیں۔ اور عقلی دلائل ہم کو اللہ تعالیٰ کے حقیقی علم کے دروازہ تک پہنچا دیتے ہیں۔ مگر جو بات اللہ تعالیٰ کے وجود پر حق الیقین پیدا کرتی ہے۔ وہ تجربہ اور مشاہدہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اسی لئے انبیاء علیہم السلام کو نشانات عطا کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ

یعنی ہم نے رسولوں کو بینات دے کر ارسال کیا ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کو بینات یعنی ایسے نشانات دیئے جاتے ہیں۔ جن سے ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلیل قائم ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف خود انبیاء علیہم السلام کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی مستقل نبی نہیں آسکتا۔ آپ کَافَّةً لِلنَّاسِ کے لئے نبی ہیں۔ اب کسی ایسے نبی کی ضرورت نہیں۔ جو آپ سے الگ کسی قوم میں نازل ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ میں سلسلہ مجددین جاری فرمایا ہے۔ اور ان مجددین کو وقت اور مقام کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے نبوت کی قوتیں بھی عطا فرمائی ہیں۔ تاکہ وہ تجدید و احیائے اسلام کا کام کفر و شرک کے مقابلہ میں کرسکیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آوردہ تعلیمات کی تجدید کے لئے جو آئمہ کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ آپ کی پیروی میں ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے حسب ضرورت بینات عطا فرمائے ہیں تاکہ ہر زمانے میں وہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایسی دلیل قائم کرتے رہیں جو حق الیقین کے درجہ تک پہنچا سکتی ہے۔

اس زمانہ میں جبکہ وجود باری تعالیٰ کے منکرین خاص طور پر مطالبہ کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کی ایسی دلیل ہونی چاہیئے جس کو تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت کیا جاسکے۔ ضروری تھا کہ ایک ایسا انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا کیا جاتا جو نشانات سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلیل قائم کرتا اور لوگ ماضی کے واقعات کو محض خیالی باتیں کہہ کر نہ ٹال سکیں۔ اس لئے اس زمانے کی سب سے بڑی ضرورت یہ تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کو بینات یعنی ایسے نشانات سے ثابت کیا جاتا۔ جس سے کوئی بڑے سے بڑا منکر خدا بھی انکار نہ کرسکے۔ چنانچہ اس زمانے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ نشانات دیئے گئے ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق امتی نبی ہیں۔ آپ کو پیشگوئیوں اور قبولیت دعا کے نشانات بھی دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ آج سے ۶۰ سال پہلے آپ نے انتباہ فرمایا۔ کہ دنیا پر ایسے عذاب آئیں گے کہ جس کی نظیر نہیں ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار"

اور پھر آپ نے فرمایا کہ

اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔

ساری دنیا جانتی ہے کہ زار روس کتنا عظیم شہنشاہ تھا۔ مگر عالمگیر جنگ اول کے بعد اس کی جو حالت ہوئی وہ بھی سب جانتے ہیں۔ پھر جزائر جاپان کے بادشاہ جس کو جاپانیوں نے اپنا خدا بنایا ہوا تھا۔ عالمگیر جنگ دوئم میں کچھ بھی ان کی مدد نہ کرسکا۔ ناگاساکی اور ہیروشیما پر ایٹم بم گرائے گئے۔ لاکھوں انسان ان بموں سے ہلاک اور تباہ ہوگئے۔ مگر ہیروہیٹو ان کا خدا ان کی کچھ بھی مدد نہ کرسکا۔ ۱۹۰۷ء میں کیا کوئی کہہ سکتا تھا کہ زار کی ایسی حالت ہوگی۔ اور جاپانیوں کا خدا اس قدر بے بس دیا ہو کر رہ جائے گا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نماز سے گناہوں کا دُھلنا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ قَالُوْا لَا يُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰہُ بِهَا الْخَطَايَا۔

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر کوئی نہر ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔ تو کیا تم کہہ سکتے ہو یہ نہانا اس کے میل کو باقی رکھے گا۔ آپ نے فرمایا پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے۔ اور ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

(بخاری مواقیت الصلوٰۃ)

حقیقی خوشی

اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ الفضل ایسے مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کرسکتے ہیں۔ اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ بنصرہ العزیز کا سفرِ یورپ

- لندن میں حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات
- بی۔بی۔سی ریڈیو پر حضور کے انٹرویو کی اشاعت
- تعلیم الاسلام سنڈے سکول میں احمدی بچوں سے حضور کا ایمان افروز خطاب

(۱۵)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی رپورٹیں الفضل میں قبل ازیں متعدد قسطوں میں شائع ہو چکی ہیں۔ چنانچہ ۱۴ ویں قسط الفضل مؤرخہ ۱۹؍اگست ۱۹۶۷ء میں شائع ہوئی تھی اب پندرھویں قسط جو لندن میں حضور کی مصروفیات سے متعلق ہے قارئین الفضل کے لئے شائع کی جاتی ہے۔

مورخہ ۱۰؍اگست کو بھی حضور کا قیام لندن میں رہا۔ صبح دس بجے سے ہی انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا اور انگلینڈ کے دور و نزدیک سے آئے ہوئے دوست پروانہ وار حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کرتے رہے۔ ملاقاتیں تقریباً ڈیڑھ بجے تک جاری رہیں۔ ان انفرادی ملاقاتوں کے اختتام پر حضور ویٹنگ روم سے باہر تشریف لائے۔ اسی اثناء میں ایک دوست نے عرض کی کہ حضور اس سے قبل مَیں نے حصولِ اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی تھی اور اس کے نتیجہ میں میرے ہاں دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ لیکن اولادِ نرینہ نہیں ہوئی۔ میرا خیال ہے کہ اگر مَیں نے حصولِ اولاد کی بجائے اولادِ نرینہ کے لئے دعا کی درخواست کی ہوتی تو خدا تعالیٰ مجھے لڑکا عنایت فرماتا۔ اب حضور دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مجھے لڑکا دے۔ حضور نے ازراہِ شفقت فرمایا کہ "مَیں دعا کروں گا"۔ کسی دوست نے عرض کی کہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نے فرمایا ہے کہ اگر لڑکی کا نام بشریٰ رکھا جائے تو اس کے بعد لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ اس طرح ضرور ہی لڑکا پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ قادر اور غنی ہے۔

کرشمۂ قدرت کے

دو ایمان افروز واقعات

خدا تعالیٰ کی قدرت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے ایک دلچسپ واقعہ بیان فرمایا کہ کالج کے ایک کارکن کے ہاں شادی کے بعد قریباً اکیس سال تک کوئی بچہ پیدا نہ ہوا اور اتنی طویل مدت گزرنے کے بعد ایک مرتبہ ان کی بیوی کے پیٹ میں کچھ تکلیف ہوئی۔ ڈاکٹروں کو دکھایا گیا اور ان کی تشخیص یہ تھی کہ پیٹ میں رسولی ہے اور اسکے علاج کے لئے بعض "تیز" قسم کی ادویہ دیں۔ یہ ایسی ادویہ تھیں جو دورانِ حمل سخت مضر ہوتی ہیں۔ اس کے بعد ایک اَور ڈاکٹر نے ان کا معائنہ کیا اور کہا کہ پیٹ میں کوئی رسولی نہیں ہے بلکہ بچہ ہے اور اس کے کچھ عرصہ بعد بچہ ہونے کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے۔ یہ خدا تعالیٰ کی ہی قدرت تھی کہ اس نے ان زود اثر ادویہ کے مضر اثرات سے اس خاتون کو محفوظ رکھا۔

سزائے موت سے بری

خدا تعالیٰ کی قدرت کے ایک اَور نشان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ربوہ میں مجھے ایک شخص کا خط ملا کہ اس کے دو عزیزوں کو سزائے موت کا فیصلہ ہُوا ہے اور اصل مجرم تو بچ گیا ہے لیکن ہم جو مجرم نہیں انہیں سزا مل رہی ہے ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے بھی سزائے موت کا فیصلہ برقرار رکھا ہے۔ بظاہر بچنے کے کوئی امکانات نہیں ہیں (اب ہم رحم کی اپیل کر رہے ہیں حضور ہمارے لئے دعا فرماویں۔ مَیں نے جب یہ خط پڑھا تو اسکے جواب میں یہ لکھنے لگا کہ خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہو لیکن معاً کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرّف میں لے لیا اور میرے قلم سے جو الفاظ لکھے جانے والے تھے مَیں ان کے لکھنے سے رُک گیا اور مجھے یہ خیال آیا کہ میرے ان الفاظ سے کہیں یہ شخص یہ گمان نہ کرے کہ انتہائی مشکلات میں خدا تعالیٰ ان مشکلات کو دُور کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ چنانچہ مَیں نے انہیں لکھا کہ مَیں دعا کروں گا۔ خدا تعالیٰ بڑا ہی قادر اور رحیم ہے اس کے ہاں کوئی بات انہونی نہیں۔ مایوس نہ ہوں۔ چند دنوں کے بعد مجھے ان کا خط ملا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے عدالت نے انہیں اس جرم سے بری الذمہ قرار دیا ہے۔

بی۔بی۔سی کی طرف سے حضور کا انٹرویو

اس گفتگو کے بعد حضور اپنی جائے رہائش تشریف لے گئے اڑھائی بجے حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ اس موقع پر ایک برطانوی فوٹوگرافر نے جو برطانیہ کی سب سے بڑی پریس ایسوسی ایشن کے نمائندہ تھے حضور کی تصاویر لیں۔ اسی پریس ایجنسی کا چیف رپورٹر بھی آیا ہُوا تھا تین بجے کے قریب بی۔بی۔سی کے نمائندہ نے مشن ہاؤس میں حاضر ہو کر حضور کا انٹرویو لیا۔ یہ انٹرویو اسی روز رات آٹھ بجے ریڈیو پر ریلے کیا گیا۔ اس کے علاوہ یہ انٹرویو ۱۱۔اگست کو بھی رات ایک بجے Look out Programme میں نشر ہُوا۔

۱۲۔ اگست کو بھی حضور نے باوجود ناسازئ طبع کے متعدد افراد کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا اور یہ ملاقاتیں صبح ساڑھے دس بجے سے شروع ہو کر ڈیڑھ بجے تک جاری رہیں اور برطانیہ کے دور و نزدیک سے آئے ہوئے دوست حضور کی زیارت اور کلمات سے مستفیض ہوئے۔

۱۳۔ اگست کو حضور نے متعدد تقریبات میں شمولیت فرمائی، اور باوجود خرابئ طبیعت یہ دن بہت ہی مصروف گزرا اور کئی موقعوں پر حضور نے احباب کو اپنے ایمان افروز خطابات سے نوازا۔

تعلیم الاسلام سنڈے سکول میں حضور کی تشریف آوری

آج صبح ساڑھے دس بجے حضور تعلیم الاسلام سنڈے سکول میں تشریف لائے اور کارروائی کا آغاز ایک ننھی بچی کی تلاوت قرآن کریم سے ہُوا۔ تلاوت کے بعد حضور نے ننھے بچوں سے پوچھا کہ کس کس کو اردو زبان آتی ہے۔ چونکہ پچاس فیصدی سے زائد بچے اردو سمجھ سکتے تھے اس لئے انہوں نے حضور کے سوال کے جواب میں ہاتھ کھڑے کر دئے۔ اس پر حضور نے سکول کے منتظمین کو ارشاد فرمایا کہ ان بچوں کو حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کا لکھا ہُوا "بچوں کا ترانہ" یاد کروایا جائے جو یوں شروع ہوتا ہے۔ ؎

ہوں اللہ کا بندہ ۔ محمدؐ کی اُمّت
ہے احمد کی بیعت ۔ خلیفہ کی طاعت
میرا نام پوچھو ۔ تو مَیں احمدی ہوں

پھر حضور نے بچوں سے پوچھا کہ بتاؤ تم کون ہو؟ ایک بچّہ نے اس کے جواب میں بتایا کہ ہم مسلم احمدی ہیں! حضور نے اسے شاباش دی۔

بچّوں سے خطاب

اس کے بعد حضور نے نہایت آسان فہم پیرایہ میں خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ چھوٹے بچے خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتے۔ اگر کسی بچّے کے پاس کوئی گھڑی ہو تو ایک چور بڑی آسانی سے اُسے چھین کر بھاگ سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے حفاظت کے چند سامان مہیا فرما دیئے ہیں۔ حکومت پولیس کو مقرر کر دیتی ہے جو لوگوں کے مالوں کی حفاظت کرتی ہے۔ احمدی بچوں

اور بڑوں کے سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہماری سب سے زیادہ قیمتی چیز کونسی ہے؟ ہماری سب سے قیمتی متاع احمدیت ہے اور عقل یہی کہتی ہے کہ بڑی چیز کی خاطر چھوٹی چیز قربان کی جا سکتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی چور کسی کے چھوٹے بھائی بہن کو اٹھا کے بھاگنے لگے تو وہ اپنا کوٹ۔ سویٹر۔ گھڑی وغیرہ دے کر بھی انہیں بچانے کی کوشش کرے گا اس لئے ہر قربانی دے کر بھی احمدیت کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ ہماری سب سے قیمتی چیز ہے۔

احمدی بچوں کا روشن مستقبل

آئندہ روشن مستقبل صرف احمدی بچوں کا ہو گا اور خدا تعالےٰ تمہارے ذریعہ سے ساری دنیا کو ہدایت دیگا۔ اور دنیا کی سب سے زیادہ دولت بھی تمہیں دے گا۔ یہ الٰہی وعدہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے احمدی بچوں سے کر رکھا ہے۔ جب یہ بچے بڑے ہوں گے اور ان کی عمر ۲۵ سال کے قریب ہوگی تو اس وقت یہ دنیا بدل چکی ہو گی اور (انشاءاللہ) یہاں صرف احمدیت کی دنیا نظر آئے گی۔ اور پھر وہی لوگ عزت پائیں گے جو سچے احمدی ہوں گے۔ پھر حضور نے بچوں سے پوچھا۔ بتاؤ کلاس میں کس کی عزت ہوتی ہے۔ جو ہوشیار ہو یا کمزور۔ ایک ننھے بچے نے عرض کی "جو ہوشیار ہو" اس پر حضور نے فرمایا کہ جس وقت تم اس زندگی میں داخل ہوگے جو احمدیوں کو ملنے والی ہے تو اس وقت اسی کی زیادہ عزت ہوگی جو زیادہ اچھا احمدی ہوگا۔ تم سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ تمہیں بڑا روشن مستقبل ملنے والا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

"وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى"

کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو بزرگیاں اور فتح و نصرت آپ کو دوسرے دور میں ملنے والی ہیں وہ پہلی سے بہتر ہیں۔ پس ہم یہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ شیطان تمہارا روشن مستقبل تم سے چھین لے۔ ہم پر بہت بڑی ذمہ واری ہے اس لئے دعا اور اچھی تربیت سے بچوں کے روشن مستقبل کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ والدین بچوں کو ایسی عادتیں سکھائیں جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں اچھی ہوں۔ تاکہ یہ بچے وہ قربانیاں دے سکیں جن کے بعد انہیں عظیم الشان انعام ملنے والا ہے۔ پڑھائی اور کھیلوں میں جو اوّل آتا ہے اسے انعام ملتا ہے خواہ وہ ایک شلنگ کا ہی ہو مگر اس سے بچہ بہت خوش ہوتا ہے۔ ماں باپ بھی بہت خوش ہوتے ہیں۔ دیکھنے والا کہہ سکتا ہے کہ ایک آدھ شلنگ کی بات ہے کوئی ہزار دو ہزار پاؤنڈ نہیں ملے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس انعام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بچہ اپنی کلاس میں بہترین طالبعلم ہے۔ اگر احمدی بچوں کے علاوہ کوئی دوسرا انعام لے جائے تو یہ بڑی شرم کی بات ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ تو چاہتا ہے کہ تم ہی بڑے انعام حاصل کرو۔

قرآن مجید سیکھیں اور عمل کریں

یہاں آپ بچے ہر اتوار آتے ہیں اور قرآن مجید سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ قرآن کریم کوئی جادو یا تعویذ نہیں ہے بلکہ ایک طریق عمل سکھاتا ہے۔ انسان کی زندگی کیسی ہو محض پڑھنے سے تو پورا فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ جس طرح فٹ بال اور ٹینس کے جو قواعد ہیں ان کی کتاب پڑھ لینے سے کوئی شخص فٹ بال یا ٹینس کا کھلاڑی نہیں بن سکتا بلکہ اچھا کھلاڑی بننے کے لئے ٹینس کورٹ اور فٹ بال گراؤنڈ میں جا کر کھیلنا پڑے گا تب جا کر وہ کھیلیں سیکھ سکے گا کیونکہ میدانِ عمل میں جا کر ہی سیکھا جا سکتا ہے۔ اگر کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ فٹ بال کے فلاں کھلاڑی نے بڑے عمدہ "ہیڈ" لگا کر بہتیں گول کر دئے ہیں تو اس علم سے وہ اچھا کھلاڑی نہیں بن سکتا۔ محض اس علم کا کوئی فائدہ نہیں جب تک ساتھ عمل نہ ہو۔

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ عورتوں نے بڑی بڑی قربانیاں دیں بلکہ اسلام کی راہ میں جان دی۔ جان دینا مشکل نہیں بلکہ اصل مشکل وہ تکالیف ہیں جنہیں وہ سالہا سال تک برداشت کرتی رہیں۔ ان سے صرف یہ مطالبہ ہوتا تھا کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنا چھوڑ دیں۔ لیکن وہ اس یقین پر قائم تھیں کہ یہ زندگی محدود ہے۔ اس عارضی زندگی کو وہ عارضی چیز سمجھتی تھیں اور انہیں اس بات کا پختہ یقین تھا کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے اور دائمی نعمتیں ہمیں ملتی ہیں۔ اگر اس زمانہ میں عورتیں، مرد اور بچے ایسی قربانیاں دے سکتے تھے تو آپ کیوں نہیں دے سکتے!

پس آپ لوگوں کو اپنی ذمہ داری پوری طرح سمجھنی چاہیئے۔

احمدیت کی آئندہ عظیم الشان ترقی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جب ساری دنیا اسلام اور احمدیت میں داخل ہو جائے گی۔ یہ اتنی بڑی کامیابی ہے کہ اگر اس کو وقت عیسائیوں سے کہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ سفر یورپ میں اخبارات کے نمائندوں اور متعدد عیسائی مشنریوں سے باتیں ہوئی ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ بہت سی بظاہر انہونی باتیں جو وقوع پذیر ہو چکی ہیں انہیں ذکر کیا جائے تو تم کہتے ہو کہ ایسا واقعہ ہو چکنے کے بعد بیان کرتے ہو۔ اور اگر کوئی واقعہ اس کے وقوع پذیر ہونے سے قبل بیان کروں تو کہاں یقین کرو گے! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عظیم الشان تباہیوں کی اطلاع دی ہے۔ اب تم میں سے جو بچے گا وہ میری ان باتوں کا گواہ ہوگا جو میں نے آج بیان کی ہیں گو ساری دنیا میں تیس لاکھ کی احمدی آبادی کچھ بھی نہیں مگر ہمارے قلوب کی تسلی کے لئے خدا تعالےٰ نے پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں جو ضرور پوری ہوں گی۔ اور ہماری کامیابی کا ثبوت یہ ہے کہ الٰہی سلسلے بتدریج ترقی کرتے رہتے ہیں اس کے بعد حضور نے خدا تعالےٰ کی بعض قدرتوں کے نظاروں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ احمدیت کی ترقی کے نظارے بھی ضرور پیدا ہوں گے۔ ان وعدوں کو جلد سے جلد لانے کے لئے احمدیوں کی سی زندگی بسر کرو۔ تم احمدی بچیوں کی زندگی احمدیوں کی سی ہونی چاہیئے نہ کہ عیسائی عورتوں کی طرح۔ اپنے والدین سے کہو کہ تمہاری اچھی طرح تربیت کریں۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس تقریب کے اختتام پر حضور نے مکرم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی طرف سے پیش کردہ دو انعامات سنڈے سکول کی دو بچوں قدسیہ بانو اور نعیم احمد کو اپنے دستِ مبارک سے عطا فرمائے اور دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ایک مخلص احمدی کی وفات

محترم میاں عبدالحمید صاحب آف بچھوکے ڈیرہ بابا نانک حال لاہور، گنج مغلپورہ میں مورخہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز جمعرات دس بجے صبح بعمر قریباً ۸۵ سال اس دار فانی سے وفات پاکر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق اگلے روز ۲۷ر اکتوبر بعد نماز جمعہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اجتماع انصاراللہ کی تقریب پر بیرونجات سے آئے ہوئے اور مقامی احباب نے بکثرت شمولیت کی۔ آپ موصی تھے۔ چنانچہ حسبِ وصیت آپ کی تدفین مقبرہ بہشتی میں عمل میں آئی۔

مرحوم اپنے گاؤں میں ابتدائی مخلص احمدیوں میں سے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ بہت نیک۔ تہجد گزار، صوم و صلوٰۃ کے پابند اور دعاگو بزرگ تھے۔

اپنے پیچھے دو لڑکے۔ ایک لڑکی اور متعدد نواسے نواسیاں۔ پوتا پوتیاں اور پڑپوتا اور پڑپوتی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنی رحمت کے سایوں میں بلند درجات عطا فرماوے اور پسماندگان پر اپنا فضل فرماتا رہے۔ آمین

خاکسار رشید احمد چغتائی (سابق مبلغ بلاد عربیہ) ربوہ

انصار اللہ و خدام الاحمدیہ مجالس ضلع نواب شاہ کے مشترکہ اجتماع کی رُوداد

مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ اکتوبر بمقام رحمٰن آباد باندھی ضلع نوابشاہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید کے ساتھ ضلع نوابشاہ کی مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کا مشترکہ اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ مورخہ ۱۳ بعد نماز جمعہ بمقام رحمان آباد باندھی منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے عہد دہرائے گئے انصار کا عہد مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب مرکزی نمائندہ نے اور خدام کا عہد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ صاحب نے دہرایا۔ ایک نظم کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے خدام اور اطفال کو خصوصاً اور انصار کو عموماً نماز باجماعت کے التزام اور نماز کا ترجمہ سیکھنے نیز قرآن کریم کے سمجھنے اور خدمت دین کے لئے ہر طرح کے دلائل و براہین سے لیس ہونے کی تلقین فرماتے ہوئے اجتماع کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ پھر مکرم قریشی عبد الرحمان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اردو نظم خوش الحانی سے پڑھی جس کے بعد مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب کی "تزکیہ نفس" پر اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ کی "اطاعت امام" کے موضوع پر کامیاب تقاریر ہوئیں۔ چونکہ حضرت صاحبزادہ میاں طاہر احمد صاحب کو کراچی تشریف لے جانا تھا۔ اسلئے

دوسرا اجلاس

رات ۸ بجے زیر صدارت مکرمی جناب صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن منعقد ہوا جس میں تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ نے "وفات مسیح" پر اور مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے اجرائے نبوت پر اور مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے صداقت مسیح موعودؑ کے مضمون پر خدام اور اطفال کے لئے ایک ایک دلیل قرآن کریم سے بیان فرمائی بعدہٗ مکرم جناب مولانا عبد المالک خان صاحب نے "آنحضرت صلعم بحیثیت داعی الی اللہ" اور مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے "وفات مسیح" کے عنادین پر تقاریر فرمائیں جو اپنی افادیت میں ہر لحاظ سے دلکش تھیں۔

تیسرا اجلاس

مورخہ ۱۴ ؍ اکتوبر کو نماز تہجد باجماعت اور نماز فجر کے بعد زیر صدارت قریشی عبد الرحمان صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ سابق سندھ شروع ہوا۔ جس میں درس کلام پاک مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے اور درس حدیث مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ نے دیا۔ پھر محترم صوفی محمد رفیع صاحب اور مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے ذکر حبیب سے متعلق ایمان افروز واقعات سنا کر حاضرین کے ایمانوں کو تازگی بخشی۔

تفریحی کھیلیں اور علمی مقابلہ جات

ناشتہ وغیرہ کے وقفہ کے بعد کھیلوں وغیرہ کا پروگرام ۸ بجے صبح شروع ہوا چنانچہ کھیل کے میدان میں کبڈی۔ والی بال کلائی پکڑنا اور گولہ اندازی کے علاوہ خدام کے علمی تحریری مقابلہ جات ہوئے جس میں اطفال کے بھی دینی معلومات کے مقابلہ جات ہوئے یہ پروگرام ۸ بجے صبح سے شروع ہو کر ایک بجے تک جاری رہا۔ جس میں جملہ حاضرین نے بڑے شوق سے حصہ لیا۔

اجلاس چہارم

بعد نماز ظہر و عصر زیر صدارت محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد [illegible] بجے دوپہر شروع ہوا۔ اس میں تلاوت کلام پاک سید علی اکبر شاہ صاحب نے کی اور نظم عبد الغفار صاحب نے پڑھی اسکے بعد مکرم جناب مولانا عبد المالک خان صاحب اور مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے علی الترتیب صداقت حضرت مسیح موعود اور خلافت کی اہمیت پر فاضلانہ تقاریر فرمائیں پھر مکرم قاضی صاحب نے جماعت احمدیہ پر اعتراضات کے جوابات" کے عنوان سے ایک گھنٹہ تک مختلف اعتراضات کے نہایت عمدگی اور موثر پیرایہ میں جوابات دیئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء یہ اجلاس ۶ بجے برخاست ہوا

اجلاس پنجم

نماز اور کھانے کے وقفہ کے بعد پانچواں اجلاس ۸ بجے شب زیر صدارت مکرمی جناب صوفی محمد رفیع صاحب شروع ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرمی جناب مولوی غلام محمد صاحب ملتانی نے فرمائی اور پھر آپ نے ہی سندھی نظم سنائی اس کے بعد انصار اللہ کا تقریری مقابلہ ہوا جس میں ۱۱ انصار نے حصہ لیا اس میں صدر اجلاس اور مکرم قریشی عبد الرحمان صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ نے جج کے فرائض انجام دئے۔ اس مقابلہ کے بعد محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے ایک گھنٹہ تک "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام" کے موضوع پر اپنی فاضلانہ تقریر فرمائی جو بڑی توجہ اور انہماک کے ساتھ سنی گئی۔

اجلاس ششم

مورخہ ۱۵ ؍ اکتوبر کو نماز تہجد ذکر الٰہی اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم سے شروع ہوا جو مکرمی جناب قاضی محمد نذیر فاضل نے دیا اور درس حدیث مکرم جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے دیا اور یہ اجلاس پونے سات بجے ناشتہ وغیرہ کے لئے برخاست ہوا

اجلاس ہفتم

زیر صدارت مرکزی نمائندہ انصار اللہ مکرمی جناب مولانا عبد المالک خان صاحب ۸½ بجے صبح شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر کا ٹیپ ریکارڈ سنایا گیا۔ صاحب صدر نے سب حاضرین کو حضرت امیر المومنین کی صحت و سلامتی کے لئے اہتمام سے دعائیں کرنے اور صدقات دینے کی تحریک فرمائی۔ اس کے بعد ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے خدمت دین کو شعار بنانے کے علاوہ انصار اللہ مرکزیہ کے اجتماع میں شمولیت کے لئے تحریک کی۔ نیز ماہ نومبر میں نئے انتخابات کروا کر مرکز میں بھجوانے کی تاکید کی۔ آپ نے آئندہ سہ ماہی کے امتحان کی طرف بھی انصار کو توجہ دلائی۔ جس کے بعد مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمالات" پر دلکش انداز میں تقریر فرمائی اور مولانا عبد المالک خان صاحب نے ظہور مہدی کی علامات پر مبسوط تقریر فرمائی۔ پھر محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے انعامات تقسیم فرمائے اسکے بعد مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے رسالہ انصار اللہ کے لئے تحریک فرمائی۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ ۵۵ پرچوں کے نئے خریدار بنے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

بعد ازاں محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے شان خاتم النبیین کے موضوع پر اپنے مخصوص دلنشیں پیرایہ میں تقریر فرمائی جو ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ آپ کی تقریر کو پوری توجہ اور دلچسپی سے سنا گیا۔ جس کے بعد علی الترتیب ناظم صاحب اعلیٰ انصار اللہ اور قائد صاحب خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن نے احباب اور علمائے کرام کا شکریہ ادا کیا۔ آخر جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے دعا کرائی اور عہد انصار اللہ مکرم قریشی عبد الرحمان صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ نے کہلوایا۔ اور اس طرح تین روز تک جاری رہ کر یہ بابرکت اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اس اجتماع میں خورد و نوش کا انتظام بہت عمدہ تھا۔ جس کے نگران مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان اور مکرم سید اکبر علی شاہ صاحب تھے۔ لاؤڈ سپیکر انتظام بھی تسلی بخش تھا۔ اجتماع میں انصار اور خدام نے مثالی تعاون اور اشتراک کا ثبوت دیا۔ اجتماع کا جملہ پروگرام نہایت سکون و وقار اور دلچسپی سے سنا گیا یہ اجتماع مرکزی اجتماعات کا عکس نظر آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ جملہ منتظمین اور حاضرین کو جزائے خیر دے اور اس اجتماع کی برکات کو لمبے عرصہ تک ممتد فرماتے اور اس کے بہتر سے بہتر روحانی نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

ناظم انصار اللہ ضلع نوابشاہ

درخواست دُعا

میرا بھانجا عزیز فاروق احمد قریباً تین سال کا ہو گیا ہے لیکن ابھی تک نہ تو کوئی بات کرتا ہے اور نہ ہی کوئی کھانے کی چیز خود بخود کھا سکتا ہے اور بیماری کی وجہ سے کمزور بھی بہت ہو گیا ہے۔ احباب سے نہایت عاجزانہ اور عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل و عاجل شفا عطا کرے [illegible]

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں نمایاں حصہ لینے والی

خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بہنوں کو مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا و الآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۶۱ - محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب لاہور ۔۔ ۳۰۰

۶۲ - محترمہ سیدہ امۃ الہادی بیگم صاحبہ بیگم پیر ضیاء الدین صاحب ملتان منجانب والدہ مرحومہ بیگم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رض ۔۔ ۳۰۰

۶۳ - محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ ۔۔ ۳۲۳

۶۴ - محترمہ ڈاکٹر صادقہ چوہدری صاحبہ سروس میڈیکل آفیسر لاہور منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ ۔۔ ۳۰۰

۶۵ - محترمہ لیڈی ڈاکٹر سلیمہ بیگم صاحبہ سرگودھا ۔۔ ۳۰۰

۶۶ - محترمہ عطیہ خانم صاحبہ اہلیہ شیخ مبارک احمد صاحب پراچہ سرگودھا ۔۔ ۳۰۰

۶۷ - محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ اہلیہ عبد المجید صاحب " ۔۔ ۳۰۱

۶۸ - محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ قمر حسین صاحب " ۔۔ ۳۰۰

۶۹ - محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری نذیر احمد صاحب حیدرآباد سندھ ۔۔ ۳۰۰

۷۰ - محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری نعمت اللہ صاحب " ۔۔ ۳۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قابل فروخت اراضیات

ضلع لائلپور کے مندرجہ ذیل مواضعات میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی ملکیتی زرعی اراضیات قابل فروخت ہیں۔ جن کے کوائف نیچے درج کئے جاتے ہیں۔ رقبہ جات نہری اور با موقعہ ہیں۔ اخراجات رجسٹری وغیرہ ہمہ قسم ذمہ خریدار ہوں گے۔

خواہشمند حضرات رقبہ ملاحظہ فرمانے کے بعد بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ ناظم صاحب جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے قیمت کا تصفیہ فرما لیویں۔

نمبر شمار	نام موضع جہاں اراضی موقعہ ہے		تحصیل و ضلع	رقبہ ایکڑ - کنال - مرلہ	قسم اراضی
۱	گوکھووال چک	۲۷۶ ر ب	لائل پور	۳۱ - ۱ - ۳	نہری
۲	خانپور چک	۲۲۶ گ ب	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱۵ - ۷ - ۴	"
۳	محمد آباد چک	۲۸۵ گ ب	"	۱۳ - ۰ - ۸	"

(ناظم جائیداد۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

درخواست دُعا

میرے ایک عزیز شیخ رفیق احمد صاحب ابن شیخ احمد علی صاحب لاہور اپنے محکمہ کی طرف سے فلپائن گئے ہوئے ہیں۔ ۸ نومبر کو وہاں ان کا ایک امتحان ہونا ہے احباب جماعت عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اور خیریت سے پاکستان واپس لائے۔ آمین

(محمود احمد سعید)

ہم توفیق عطا فرماتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

شریف احمد اشرف متعلم ایم۔ ایس سی

جیکب لائنز کراچی ۳

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کے جلسہ سالانہ کی

مختصر روداد

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کا سالانہ جلسہ جو ہمیشہ میلہ مویشیاں کے موقعہ پر فروری یا مارچ کے مہینوں میں منعقد ہوتا رہا امسال بعض ناگزیر وجوہات کی وجہ سے ۱۴ - ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوا جس میں مکرم مولانا قمر الدین صاحب فاضل (انسپکٹر اصلاح و ارشاد) ربوہ۔ مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم اور مقامی طور پر مکرم مولانا عبد الرحمٰن صاحب مبشر فاضل مکرم مولانا عبد الحکیم صاحب جوزا بی۔ اے شاہد مربی سلسلہ اور خاکسار شریک ہوئے اور تقاریر فرمائیں۔ مکرم ملک عزیز محمد صاحب وکیل صدر جماعت احمدیہ اور مکرم سردار فیض اللہ خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں اور مکرم کریم بخش خان صاحب بیرسٹر مکرم حافظ عبد الکریم صاحب نے بھی کارروائی میں حصہ لیا۔ دو دن جلسہ منعقد ہوتا رہا۔ پانچ اجلاس ہوئے۔ جن میں توحید باری تعالےٰ سیرۃ مقدسہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ صداقت اسلام۔ حقانیت قرآن حمید۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور آپ کا عالمگیر فیض سیرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے عنوانات پر تقاریر کی گئیں۔

ضلع کی سترہ جماعتوں کے احباب و خواتین کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ علاوہ ازیں غیر از جماعت احباب بھی شبینہ اجلاسوں میں کثرت سے شامل ہوتے رہے جلسہ میں لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے باقاعدہ پردہ کا انتظام تھا قیام و طعام کا بندوبست مقامی جماعت کے ذمہ تھا باہر کی احمدی مستورات بھی کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئیں۔ اُن کے قیام کے لئے مرکز سلسلہ کی طرح مقامی احباب جماعت نے اپنے اپنے مکانات کے حصے فارغ کر دئے تھے۔ صبح کی نماز کے بعد مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل درس قرآن مجید بھی دیتے جس میں بالعموم ترجمہ اور تفسیر رکھے جاتے تھے۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کا سہرا جہاں مقامی جماعت کے سر ہے وہاں مکرم امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں سردار فیض اللہ خان صاحب آف دکھ مور جھنگی اور مکرم میاں خیر محمد صاحب نائب امیر جماعتہائے احمدیہ اور مکرم عزیز محمد صاحب پلیڈر صدر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کی محنت اور کوششوں کا بھی بہت دخل ہے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ نے جن کے ذمہ مختلف ڈیوٹیاں تھیں۔ اپنی ڈیوٹیوں کو باحسن وجوہ سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کے اخلاص میں برکتیں عطا فرماوے۔

(خاکسار عبد الواحد خان احمدی معلم اصلاح و ارشاد ضلع ڈیرہ غازیخاں)

دعائے مغفرت

مکرم عبد السلام صاحب منشی ایم اے الیکشن آفیسر جھنگ کی والدہ محترمہ عنایت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ٹھیکیدار بدر الدین صاحب مرحوم حال اسلام آباد مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز جمعرات بوقت آٹھ بجے شام بعمر تقریباً پچاس سال وفات پا گئیں ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو نماز جمعہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مکرم و محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی دوستوں نے کثرت سے شرکت فرمائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ انہیں مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا

مرحومہ بہت نیک، صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ دعاگو، خلیق، ملنسار اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ والہانہ محبت و عقیدت رکھتی تھیں۔

احباب جماعت بالخصوص صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں رکھے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق

اقتصادی ترقی کیلئے تجارتی پالیسی پر عمل درآمد

(جناب دلدار احمد صاحب سیکرٹری وزارت تجارت حکومت پاکستان)

۲

کاٹن بورڈ

کاٹن بورڈ روئی کی غیر ملکی تجارت منضبط کرنے کا ذمہ دار ہے۔ مزید برآں اسے عالمی صورت حال کو برابر نظر میں رکھنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بورڈ برآمدات سے متعلق تنازعات کا تصفیہ کرتا ہے۔

ٹی بورڈ

ٹی بورڈ کے کام میں چائے کی کاشت اور برآمد کا انضباط اس پر کنٹرول اور اس میں اضافہ شامل ہے۔

چاول کی برآمد کا بورڈ

حکومت پاکستان کی جانب سے حکومت مغربی پاکستان سارا اعلیٰ درجے کا چاول حاصل کر لیتی ہے۔ چاول کی برآمد کا بورڈ نقد ادائیگی پر زیادہ سے زیادہ مقدار بہترین شرائط پر فروخت کرنے کا ذمہ دار ہے۔ حال ہی میں ایک اہم فیصلہ پاکستان کی تجارتی کارپوریشن کے قیام سے متعلق ہے۔ تاکہ اشتمالی ممالک سے درآمد برآمد کی تجارت کرے۔

یہ کارپوریشن ہماری برآمدات اشتمالی ممالک کے ہاتھوں جلد فروخت کرے گی اور ان ملکوں کی اشیاء کم سے کم قیمتوں پر خریدے گی۔

پہلے پٹ سن۔ کپاس۔ جیسی بنیادی اشیاء کی برآمد پاکستان کی کل برآمدات کا ۷۵ فی صد ہوتی تھی۔ اور مصنوعات کا حصہ صرف ۲۵ فی صد ہوتا تھا۔ لیکن ۱۹۶۵-۶۶ء میں ہماری کل برآمدات میں مصنوعات کا تناسب بڑھ کر ۴۳ فی صد ہو گیا اور ۱۹۶۶-۶۷ء میں اس کے بڑھنے کی توقع ہے۔ دوسرے الفاظ میں مصنوعات کا حصہ تقریباً صفر سے بڑھ کر تقریباً ۵۰ فی صد ہوا ہے۔ یہ کوئی معمول کارنامہ نہیں ہے۔ مصنوعات کی برآمد میں اضافہ کرنے کے لئے بہت سے اقدامات کئے گئے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔ برآمدی صنعتوں کے لئے درآمدات میں نرمی۔ غیر ممالک سے تجارتی وفود کا تبادلہ۔ بونس اسکیم کا نفاذ لاہور اور چاٹگام میں اندرون ملک کرایہ کی شرحوں کی کمیٹیوں کا قیام۔ برآمدی منڈی کے ترقیاتی فنڈ کا قیام۔ پاکستان کی تجارتی سروس کی

تخلیق ۔ ملک میں ایوان ہائے صنعت و تجارت کی تنظیم نو اور استحکام۔

علاقائی تعاون برائے ترقی

پاکستان - ایران اور ترکی کے درمیان علاقائی تعاون برائے اقتصادی ترقی دوسرا اہم واقعہ ہے اس سے ان تین ملکوں کے درمیان اقتصادی شعبے میں قریب تر اور پائیدار اشتراک کے امکانات پیدا ہو گئے۔ ترکی نے پاکستان سے پٹ سن کی مصنوعات درآمد کرنے کے لئے دائمی لائسنس جاری کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کی سالانہ ضروریات تقریباً چار کروڑ روپے کی ہیں۔ جنوری۔ جون ۱۹۶۶ء میں پاکستان نے ترکی سے اعلیٰ درجہ کی روئی۔ بارود۔ اور برقی حاجات درآمد کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا۔ بین علاقائی تجارت کو فروغ دینے کی غرض سے ان تین ملکوں کے درمیان ادائیگی کے طریقے پر سمجھوتہ ہو گیا ہے جس کے تحت ترکی اور ایران کو ہماری برآمدات دوگنی سے زیادہ ہو گئی ہیں۔ یعنی جولائی ۱۹۶۳ء تا جون ۱۹۶۶ء کے تین سال میں ۱۶۲ کروڑ روپے سے بڑھ کر ۲۶۹ کروڑ روپے ہو گئیں۔ اسی مدت کو انڈونیشیا کو ہماری برآمدات ۶۹ کروڑ روپے سے بڑھ کر ۱۷۰ کروڑ روپے کی ہو گئیں۔ جہاں تک افریشیائی ممالک کا تعلق ہے۔ ہم نے ان میں سے اکثر ملکوں کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کر لئے ہیں صرف افریقہ میں ہم تیس سے زیادہ ملکوں کے ساتھ تجارت کرتے ہیں۔ افغانستان - ایران - عراق۔ جاپان، گھانا، کانگو - آئیوری کوسٹ اور ملاوی کے سوا۔ ایشیا اور افریقہ کے سارے ممالک کے ساتھ ہماری تجارت کا توازن ہمارے حق میں ہے ۱۹۶۶-۶۷ء میں افریشیائی ممالک کو ہماری برآمدات ایک ارب تیس کروڑ روپے کی تھیں۔ (کل آمدنی تین ارب روپے کی تھی) جب کہ ۱۹۶۵-۶۶ء میں دو ارب اکہتر کروڑ روپے کی کل آمدنی میں سے یہ برآمدات ایک ارب دس کروڑ روپے کی تھیں۔

درآمدی پالیسی

ہماری درآمدی پالیسی کے اصل مقاصد یہ ہیں۔ صنعتی استعداد کا پورا پورا استعمال۔ برآمدی صنعتوں کی بنیاد وسیع اور مستحکم کرنا۔ مقامی پیداوار بڑھا کر درآمد میں کم کرنا۔ تجارتی ذرائع سے ایسی صنعتی اشیاء کی رسد بہتر بنانا جو ملک میں پیدا نہیں ہوتیں۔ یا جن کی رسد کم ہے معقول سطح پر قیمتوں کا استحکام اور پس ماندہ علاقوں کے اقتصادی حالات بہتر بنانا۔ ہماری درآمدی پالیسی مکمل پابندی اور مکمل آزادی کے درمیان ایک مصالحت کی حیثیت رکھتی ہے

درآمدات میں تنوع

آج سے صرف دس سال پہلے ہماری برآمدات میں اشیائے صارفین کا حصہ تقریباً دو تہائی اور اشیائے سرمایہ اور صنعتی خام اشیاء کا حصہ ایک تہائی تھا۔ اب یہ تناسب الٹا ہو گیا ہے اسی طرح ہم اپنی بڑی رسدوں کے لئے کسی خاص ذریعہ یا ایک دو ذرائع پر بھروسہ نہیں کرتے۔ برطانیہ کے علاوہ ہم امریکہ۔ چین جاپان۔ مغربی یورپ۔ روس اور مشرقی یورپ کے دوسرے اشتمالی ملکوں سے سامان درآمد کرتے ہیں۔

ہم بھی صنعت کاروں کو زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ ہمارے وسائل کے اندر رہتے ہوئے اپنا کردار آزادانہ طور پر ادا کریں۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک کے عظیم الشان نظام سے آپ بخوبی واقف ہیں اس الٰہی تحریک کے ذریعے جہاں ایک طرف افراد جماعت میں ایمان کا پیغام اخلاص اور قربانی کا نیا جذبہ پیدا ہوا ہے وہاں دوسری طرف اکناف عالم میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا ہے اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں نئے افراد اور نئی جماعتیں مختلف ممالک میں قائم نہ ہو رہی ہوں۔ اس الٰہی تحریک کی ایک شاخ امانت تحریک جدید کا قیام ہے جس کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"امانت فنڈ کی مضبوطی کا مطالبہ در اصل پس انداز کرانے کے لئے ہی تھا اس کی اصل غرض صرف یہ تھی جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو وہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی چلی جائے۔ اور فضول اخراجات کو محدود کر دیا جائے۔ پس میری تجویز یہ ہے کہ آدھی روٹی گھر میں رکھو تا وقت پڑنے پر اسے کھا سکو۔ اسی غرض سے میں نے تحریک جدید امانت فنڈ قائم کیا تھا۔ جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ میں رہتا ہے۔ پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے۔ خواہ روپیہ یا دو پیسے ہی کیوں نہ ہو۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

درخواست دعا: عزیزم عبدالشکور اسلم ڈرگ کالونی کراچی کالج ہریم صدیقیہ بعارضہ بخار شدید علیل ہے۔ اور کراچی ہسپتال میں داخل ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ بچی کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منظور احمد خان ربوہ)

ترسیل زر
اور انتظامات سے متعلق
مینیجر
روزنامہ الفضل ربوہ
سے
خط و کتابت کیا کریں

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

حب مسان: بچوں کے سوکھے کی بیماری کے لئے مفید و مجرب
قیمت فی شیشی -/۲ روپے۔
حب لبساک: خشک کھانسی کے لئے مفید و مجرب قیمت سو گولی۔ دو روپے۔
حب زعفران: بلغمی کھانسی کے لئے مفید۔ قیمت فی ڈبیہ دو روپے ۸۵ پیسے۔
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ
گولبازار۔ ربوہ

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع (بقیہ صفحہ اوّل)

حضور نے فرمایا میری سکیم یہ ہے کہ تین سال کے اندر اندر ہر احمدی کو قرآن کریم پڑھا دیا جائے۔ یہ سکیم تبھی کامیاب ہو سکتی ہے جب کہ تمام احباب تعاون کریں۔ یہ کام ہر جماعت میں ایک خاص منصوبہ کے ساتھ شروع ہونا چاہیئے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کا پورا ہونا اور ہماری کامیابیاں قرآن کریم پڑھنے اسے سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے سے ہی وابستہ ہیں۔

اپنی تقریر کے آخری حصہ میں حضور نے ایک اور نہایت ضروری امر بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہماری جماعت پر شاید کسی خاص وجود کی وجہ سے نازل ہو رہے ہیں یہ بالکل غلط خیال ہے حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور فضل ساری جماعت پر جو کہ اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ جماعت ہے نازل ہوتے ہیں۔ خلیفہ اور جماعت کا وجود ایک ہے ایک طرف اللہ تعالیٰ خلیفہ وقت کے دل میں جماعت کے لئے اتنی محبت پیدا کر دیتا ہے کہ دنیا اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتی۔ دوسری طرف وہ جماعت کے دل میں بھی خلیفہ وقت کے لئے شدید محبت پیدا کر دیتا ہے۔ جب دو محبتوں کی یہ آگ مل کر اکٹھی ہوتی ہے تو ایک وجود بن جاتا ہے اور یہی وہ وجود ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کا مورد ہے۔ ساری بزرگی اسی جماعت کو حاصل ہے جس کے افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے درخت وجود کی سرسبز شاخیں قرار دیا ہے۔ حضور نے فرمایا نادان ہیں وہ لوگ جو اپنی قبولیت دعا یا اپنی خوابوں کو ظاہر کر کے بزرگ بننا چاہتے ہیں اور اپنے آپ کو جماعت پر مقدم سمجھتے ہیں اور جماعت کی محبت اپنے لئے حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ نادانی اور ہلاکت کی راہ ہے اس سے بچنا چاہیئے۔

آخر میں حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ جو ہماری جماعت پر فضل نازل کر رہا ہے اس کے نتیجہ میں بڑی بھاری ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں ان میں سے ایک ذمہ داری یہ ہے کہ چونکہ افراد جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے درخت وجود کی شاخیں قرار دیا ہے اس لئے تمام احباب کو آپس میں بڑی ہی محبت پیار اور اخوت سے رہنا چاہیئے ان کا فرض ہے کہ ہمیشہ ایک دوسرے کی ہمدردی اور غمخواری کریں ایک دوسرے کی مدد کے لئے تیار رہیں حتیٰ کہ اگر کسی بھائی سے کوئی رنجش ہو یا تکلیف پہنچے تو اس کے لئے بھی دعا کریں اور اسی کی بہتری کا خیال رکھیں ہمیں سب کو ایک وجود کی طرح باہم مل کر غلبہ اسلام کی جدوجہد جاری رکھنی چاہیئے۔ کہ یہی ہماری زندگیوں کا اصل مقصد ہے۔

آخر میں حضور نے انصار سے ان کا عہد دہروایا اور پھر دو دو سو وقت سے پرسوز اجتماعی دعا فرمائی اس طرح انصاراللہ کا یہ بابرکت سالانہ اجتماع بخیر و خوبی قریباً پونے ایک بجے اختتام پذیر ہوا۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے چیمپئن شپ جیت لی

سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن کے تحت ہونے والا زونل باسکٹ بال ٹورنامنٹ دو دن جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہو گیا امسال بھی تعلیم الاسلام کالج نے اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے چیمپئن شپ جیت لی یہ ٹورنامنٹ ۲۷ اور ۲۸ تاریخ کو ربوہ میں منعقد ہوا۔ اس میں تعلیم الاسلام کالج کے علاوہ گورنمنٹ کالج سرگودھا گورنمنٹ کالج جھنگ اور اسلامیہ کالج چنیوٹ کی ٹیموں نے شرکت کی پہلا میچ تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور گورنمنٹ کالج سرگودھا کے مابین ۲۷ تاریخ کو ہوا تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم ۲۶ کے مقابلہ میں ۷۴ پوائنٹ سے جیت کر فائنل میں پہنچ گئی۔ دوسرا میچ گورنمنٹ کالج جھنگ اور اسلامیہ کالج چنیوٹ کے مابین ہونا تھا لیکن چنیوٹ کی ٹیم میدان میں نہ آنے کی وجہ سے جھنگ کی ٹیم فائنل میں پہنچ گئی۔

فائنل میچ: اگلے روز فائنل میچ تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور گورنمنٹ کالج جھنگ کے مابین کھیلا گیا۔ میچ میں اوّل الذکر ٹیم نے آخرالذکر ٹیم کو ۱۳ کے مقابلہ ۷۰ پوائنٹ سے شکست دے کر چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا یاد رہے کہ یہ اعزاز مسلسل چودہ سال سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو حاصل ہو رہا ہے اور گذشتہ سال ہمارے کالج کی ٹیم کو پنجاب بھر میں اوّل آنے کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔ اس میچ کے بعد محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے کینٹب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے جو امسال بورڈ کی طرف سے اس ٹورنامنٹ کے سپرداائزر تھے انعامات تقسیم فرمائے

(سیکرٹری باسکٹ بال ٹیم ربوہ)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انصاراللہ سے خطاب

خلافت کی ابدیت

"یاد رکھو تمہارا نام انصاراللہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار گویا تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے اس لئے تم کو بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ ابدیت کے مظہر ہو جاؤ۔ تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے لئے قائم رکھتے چلے جاؤ۔ اور کوشش کرو کہ یہ کام نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جائے۔" (الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء)

خلافت کا دوام

"اگر تم اپنی اصلاح کر لو گے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو گے۔ تو تمہارا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جائے گا۔ اور اگر تم حقیقی انصاراللہ بن جاؤ اور خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کر لو تو تمہارے اندر خلافت بھی دائمی طور پر رہے گی۔ اور وہ عیسائیت کی خلافت سے بھی لمبی چلے گی۔" (الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء)

انصاراللہ کے نام کو ہمیشہ قائم رکھو

"جب آپ نے انصار کا نام قبول کیا ہے تو ان جیسی محبت بھی پیدا کریں۔ آپ کے نام کی نسبت خدا تعالیٰ سے ہے اور خدا تعالیٰ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اس لئے تمہیں بھی چاہیئے کہ خلافت کے ساتھ ساتھ انصار کے نام کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھو۔ اور ہمیشہ دین کی خدمت میں لگے رہو۔ کیونکہ اگر خلافت قائم رہے گی تو اس کو انصار کی بھی ضرورت ہوگی۔" (الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء)

انصاراللہ اور اولاد کی تربیت

"آپ کا نام انصاراللہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں اور یہ توجہ مالی لحاظ سے بھی ہوتی ہے اور دینی لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ دینی لحاظ سے بھی آپ لوگوں کا فرض ہے کہ عبادت میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں اور دین کا چرچا زیادہ سے زیادہ کریں تاکہ آپ کو دیکھ کر آپ کی اولادوں میں بھی نیکی پیدا ہو جائے ... ... آپ لوگوں کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنی اولادوں کو بھی ذکر الٰہی کی تحریک کرتے رہنا چاہیئے ... اور اگر کوئی بشارت آپ پر نازل ہو تو ڈرنا نہیں چاہیئے۔ اسے اخبار میں اشاعت کے لئے بھیج دینا چاہیئے۔" (الفضل ۶ - نومبر ۱۹۵۸ء)

ایک قومی جرم

"اگر کوئی شخص ایسا ہے جو چالیس سال سے اوپر کی عمر رکھتا ہے۔ مگر وہ انصاراللہ کی مجلس میں شامل نہیں ہوا تو اس نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

میں نے ... ... جماعت کی اصلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا تھا کہ اگر وہ خدام الاحمدیہ یا دوسری مجالس میں شامل نہ ہوئے تو ان کا میرے ساتھ تعلق نہیں رہے گا۔ اور انہیں جماعت سے الگ سمجھا جائے گا۔" (الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۶۱ء)

دُعا

"میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ہماری مدد فرمائے اور ہمیں ایسی توفیق عطا فرمائے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے ذاتی فرائض کو ادا کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کو بھی اٹھانے اور ان کو بیدار کرنے کا باعث ہو۔ تاکہ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے بیدار اور ہوشیار سپاہیوں کی صورت میں پیش ہوں۔ مردار اور بے کار لوگوں کی صورت میں پیش نہ ہوں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۳ء۔ الفضل قادیان مطبوعہ ۱۷ نومبر ۱۹۴۳ء)

درخواستِ دُعا

میرے نواسے عزیز شمس دین ابن مرزا بشیر احمد آف دہلی کی آنکھ میں ریت پڑ جانے کی وجہ سے آنکھ خراب ہو گئی ہے اس کی آنکھ کا اب دوسری مرتبہ ملتان میں اپریشن ہوا ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کا اپریشن کامیاب فرمائے اور اس کی بینائی بحال ہو جائے۔

(خاکسار حسن دین قریشی گول بازار ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴